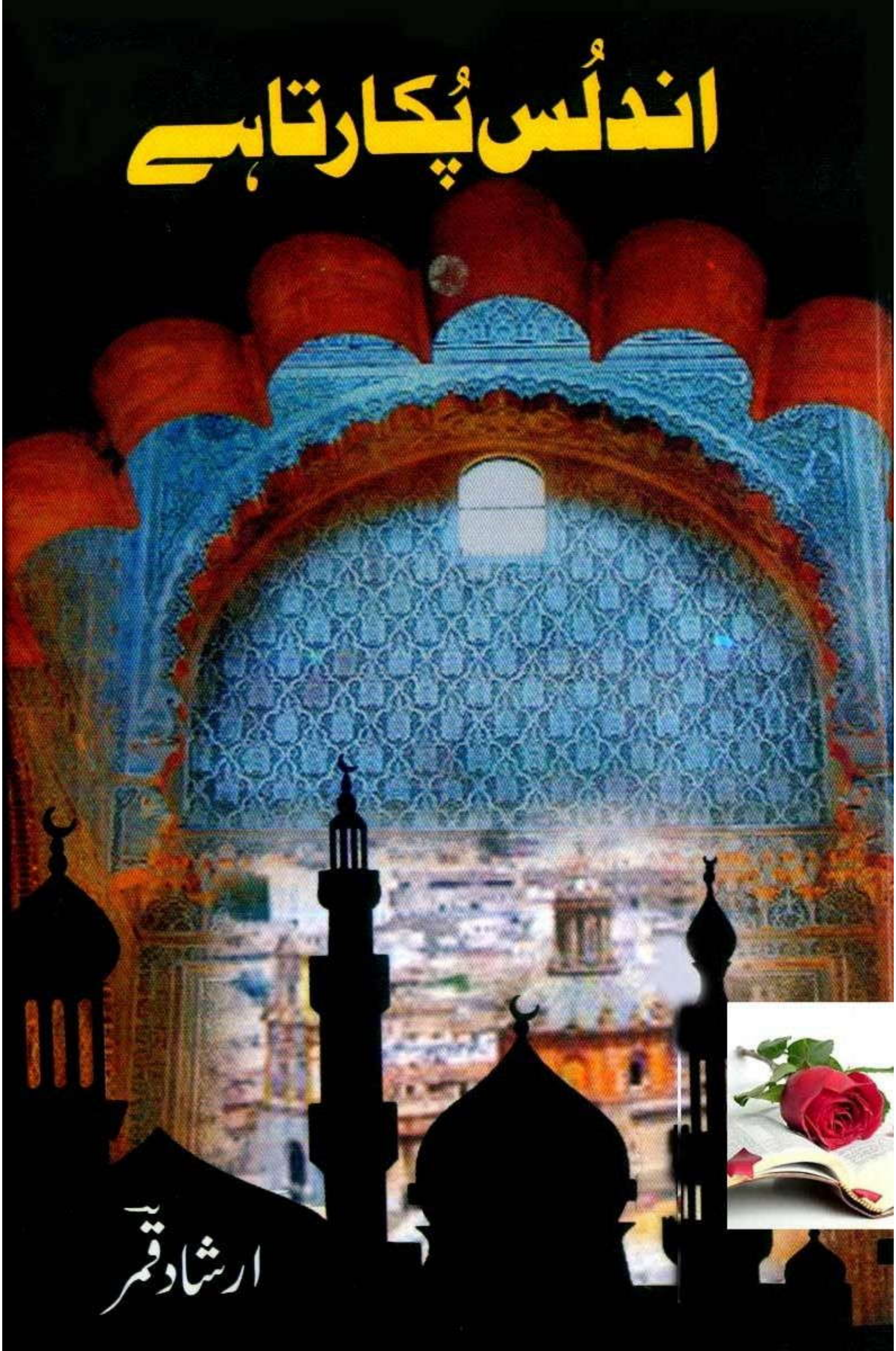
اندلس پکارتا ہے
ارشاد قمر

اِنْتساب

جبلُ الطّارق کے دامن میں جلائی جانے والی
کشتیوں کے نام

فہرست

☆	دمشق، افریقا، اندلس اور میرے وطن کے نوجوان	7
1	اندلس کی کہانی	9
2	مُوسیٰ بن نصیر	18
3	خلافتِ عباسیہ	20
4	محمد بن قاسم الثقفی	24
5	جبلُ الطارق	28
6	ابوبکر ابنِ مالک ابنِ طُفیل	30
7	عبدالحق ابنِ غالب ابنِ عبدُالرحمان	31
8	عظیم ولنسیا	32
9	ادریس ابنِ عبداللہ	33
10	یُوسُف ابنِ تاشفین	36
11	محمد بن جابر السنان البا تانی	37
12	ابوالولید محمد بن احمد ابنِ رُشد	38
13	ابُوعلی الحسین ابنِ سینا	39
14	ابُواسحٰق الزرقالی	40
15	قرطبہ کا ابُوالحسن	41
16	ابُوعبداللہ محمد ابنِ محمد ابنِ ادریس القرتابی الادریسی	42
17	قرطبہ	43
18	اشبیلیہ	44
19	اندلس کا دینار	45
20	قصبہ الحمرا	46
21	دریائے مدینہ	47

22	نشانِ عظمتِ رفتہ	48
23	مدینۃ الزہرا	50
24	غرناطہ کا محل الحمرا	51
25	منارہ	51
26	غرناطہ کا الحمرا	52
27	الحمرا کے باغات	53
28	اندلس میں مضار بان کے حقوق	54
29	الغرب الاندلس	55
30	اشبیلیہ کا محل	56
31	آہ فاس	57
32	قیروان یونی ورسٹی فض	60
33	ابو نصر محمد الفارابی	61
34	ابو زید عبدالرحمان بن محمد بن خلدون	62
35	احمد ابنِ مجید	63
36	ہارون رشید کا دارالحکمہ	64
37	تکریت	65
38	دمشق	66
39	جنگِ طلاس	67
40	سیّدی بوسعید	69
41	قُطبیہ مسجد	70
42	ہرکولیس کے غار	71
43	یومِ عاشور	72
44	کربلا	75
45	مملوک بادشاہ	76

46	سُلطان صلاحُ الدّین ایُّوبی	78
47	مقدُونیہ	80
48	سِری لنکن مورس	81
49	جنگِ القادسیہ	83
50	بوسنیا ہرزگووینا	84
51	ابنِ اسماعیل الکِنّدی	85
52	محمد ابنِ الحسین الکراجی	86
53	سِسلی میں اذانیں	87
54	سبطہ اور ملیلا	88
55	محمد بن مُوسیٰ ابُو جعفر الخوارزمی	89
56	حجاج بن یُوسُف	90
57	بیتُ المقدس قبلۂ اوّل	91
58	خالد ابنِ الولید	93
59	ابُو ریحان البیرُونی	94
60	بغداد کی تباہی	95
61	اُردن کے شاہ عبداللہ کی شہادت	99
62	عرب اور سپین کے تاریخی مقامات	100
63	اضافہ	101
64	صُورتِ حالات	102
65	کب کیا ہُوا	103
66	حواشی	107
67	مراکش کے مشہور شہر	109
68	سپین اور پُرتگال میں اِسلامی تاریخی شہروں کے نام	110
69	نام وَر مؤرّخین جنھوں نے اِسلامی تاریخ مرتّب کی	112

دِمشق، افریقا، اندلُس اور میرے وطن کے نوجوان

جب مَیں اِس کتاب کی تیاری میں مصرُوف تھا تو میرے سامنے یہ مُشکل مرحلہ درپیش تھا کہ مَیں کہاں سے شرُوع کروں؟ مَیں اپنے قارئین کو کِسی مُشکل میں ڈالے بغیر، کِسی تاریخ فہمی کے بغیر سیدھے سادے انداز میں وُہ حقائق پہنچانا چاہتا تھا، جن سے ہماری نوجوان نسل کو دُور کر دیا گیا ہے۔ ہمارے معاشرے پہ انگریزی کا بھُوت اِس قدر سوار ہُوا کہ ہماری اپنی زُبان اُردُو یتیم ہو کر رہ گئی اور اِس زُبان میں تعلیم حاصل کرنا گویا بذاتِ خُود کمتری کی علامت بن گیا۔ ماڈرن بننے کے شوق میں ہم نے اپنی نئی نسل کے پیروں سے اپنی زُبان کی وُہ سیڑھی ہی کھینچ لی، جس کے ذریعے وُہ اپنی تہذیب وتمدن۔ اپنے تاریخی ورثے اور اپنے ماضی کی اَچھائیوں اور بُرائیوں کا اِدراک کرتے ہُوئے اِن سے سبق حاصل کرتے یا اپنے اُن مسلمان فلاسفروں، تاریخ دانوں، حکما اور طبیبوں کے کام سے آشنا ہو سکتے اور اُن پہ فخر کر سکتے، انھیں انگریزی کِتابیں اور ہندی فِلمیں دیں، یورپ کے ممالک اُن لوگوں کو جو اُن کی زُبان، کلچر اور تاریخی پس منظر سے تھوڑی سی بھی رغبت کا اِظہار کرتا ہے وُہ اسے مُفت تعلیم کے ساتھ سَبسِڈی بھی دیتے ہیں اور اِس بات کا فخر محسُوس کرتے ہیں اور ایک ہم ہیں کہ بڑے فخر سے اپنا تاریخی اثاثہ کھو کر رہے ہیں۔

میری جوانی اور عُمر کا زیادہ حِصّہ یورپ میں گُزرا لیکن کوئی بھی لمحہ ایسا نہیں آیا جب میرے ذہن میں اپنی تاریخ، اپنے رسم ورواج، اپنی معاشرتی خُوبیاں اور اپنی زُبان کا حُسن نہ اُترا ہو، اُردُو محبت کے اِظہار کی زُبان ہے۔ اُردُو کی شاعری رُوح کی گہرائیوں میں اُتر جاتی ہے اور اُردُو میں اِظہار کرتے ہُوئے ایسا لگتا ہے جیسے معنوں نے لباس پہن لیا ہو۔ جب ہم نے ایک ایسے اِظہار کا ذریعہ چھوڑ دیا ہو اور ایک اجنبی زُبان کو اِظہار کا ذریعہ بنانے کی سعی کی ہو، تو اِس کا انجام کوئی ڈھکا

چھپا نہیں ہوسکتا۔

میری جو کاوش آپ کے ہاتھوں میں ہے یہ اُن تمام مُروّجہ طریقوں سے مختلف انداز میں آپ تک پہنچی ہے، مَیں کوئی تاریخ دان نہیں ہُوں، لیکن اِس بات کا شِدّت سے اِحساس رکھتا ہُوں کہ جو لوگ قُدرت رکھتے ہُوئے بھی اپنے شاندار ماضی کی خُوب صُورتی کو اپنی نوجوان نسل تک منتقل نہیں کرر ہے، مَیں کیوں اُن کے اِس اخلاقی جُرم کا شریک بنوں، کیوں نہ مُکمّل ایمان داری سے جو مجھ سے بن پڑے وُہ کرتے ہُوئے اپنا یہ ورثہ اپنا یہ شاندار ماضی اس کی تمام تر خوبیوں اور خامیوں کے ساتھ نوجوان نسل جسے کل ملک وملت کی راہنمائی کرنی ہے اس کو منتقل کروں۔ میں نے جو دیکھا جو میرے مشاہدے میں آیا اسے کس حد تک منتقل کر پایا ہُوں اِس کا فیصلہ مَیں قارئین پر چھوڑتا ہُوں، لیکن ایک بات کا یقین ہے کہ ابنِ خلدون کی پتھرائی ہُوئی آنکھیں۔ طارق ابنِ زیاد کے گھوڑوں کی ٹاپوں کی آوازیں، مسجد قرطبہ کا ویران منبر، غرناطہ کے خاموش کھنڈر، یُوسُف بن تاشفین کی قبر کی مٹی۔ فیض یونیورسٹی کے اُونچے دروازے اور اندلس کے سبزہ زار اُسی انداز سے آپ سے ہم کلام ہوں گے جس طرح وُہ میری بھیگی پلکوں میں سمائے تھے۔

آخر میں اپنے کرم فرما احباب ڈاکٹر نثار تُرابی (راولپنڈی)، ڈاکٹر انوار احمد اعجاز (گوجرانوالہ)، ندیم ہاشمی (کراچی) کا بے حد مشکور ہُوں، جنھوں نے بڑی محبت اور شفقت سے میرے اِن نثر پاروں کے حوالے سے اپنے قیمتی خیالات کا اظہار کِیا اور سیّد جیلان حُسین شاہ (اسلام آباد) جنھوں نے پاکستان میں شب و روز میرا ساتھ دِیا۔

آپ سب کی دعاوں کا طالب
سیّد ارشاد قمر
ایمسٹرڈیم ہالینڈ

اندلس کی کہانی

یہ ۷۰۹ عیسوی کا واقعہ ہے
کہ مراکش کے ایک ساحلی شہر
سبطہ کے حاکم جیولین
اور سپین کے شاہ فریڈرک کے
دوستانہ مراسم تھے
لیکن شاہ فریڈرک نے
جیولین کی بیٹی فلورنڈا کی
عزّت لوٹ لی تھی
جیولین کمزور تھا خود کچھ نہ کر سکا۔
یہ اُن دِنوں کا واقعہ ہے
جب مُوسیٰ بن نصیر تنگر میں

طاقت کا منبع تھا
اور آئے دِن (اُس وقت) پُرتگال
کے ساحلی علاقوں سے
مالِ غنیمت کے حُصُول
کے لیے حملے کرتا رہتا
جیولین نے اپنا قاصد
تنگیر کے گورنر
طارق ابنِ زیاد
کے پاس بھیجا
اور لِکھا: پہلا یہ کہ شاہ فریڈرک نے
اپنی رعایا پر
ظُلم وستم کا بازار گرم کر رکھا ہے
اور سپین کے لوگ
اِسلامی سلطنت سے
مدد کے طالِب ہیں
دُوسرا یہ کہ کامیابی کی صُورت میں
جِتنا مالِ غنیمت سپین
سے مِل سکتا ہے
اُتنا ساری دُنیا میں نہیں ہوگا۔
طارق نے یہ تجویز
مُوسیٰ بن نصیر کو ارسال کر دی
جو آخری فیصلے کے لیے
اُموی خلیفہ کو شام بھیج دی گئی
خلیفہ نے تعریف ابنِ مالک

کی سربراہی میں
ایک طائفہ تشکیل دیا
جو سپین جا کر
حقیقتِ حال کا جائزہ لے،
جہاں سے یہ لوگ
سپین میں داخل ہُوئے
تعریف ابنِ مالک کے نام
سے اُسے جزیرۂ تعرفہ کہا جاتا ہے۔
تعریف ابنِ مالک کی واپسی پر
یہ بات سامنے آئی
کہ سپین کے عوام
خاص طور پر سپین کے یہُودی
مملکتِ اسلامیہ سے
مدد کے طالب ہیں
جس پہ امیر مُوسیٰ بن نصیر نے
اپنے سب سے بااِعتماد
اور بہادُر سپہ سالار
طارق ابنِ زیاد کو یہ مُہم سونپی،
طارق نے تیاری کے لیے
ایک سال کا وقت
اور درخواست کی
وُہ تمام فوج اپنے بربر قبیلے
سے اکٹھی کرے گا،
۳۰ اپریل ۷۱۱ عیسوی طارق کے جہازوں نے

اُس مقام پہ لنگر ڈالے
جسے اب جبلُ الطارق کہا جاتا ہے
ایک جذباتی اور اثر انگیز تقریر کی:
میرے مُجاہدو!
ہمارے پاس صِرف دو راستے ہیں
فتح یا موت!
اور جہاز جلانے کا حُکم دِیا،
ساتھی نے سوال کِیا
مولائی!
ہم گھروں کو واپس
کیسے جائیں گے؟
طارق بولا،
برادر! آگے فتح ہماری مُنتظر ہے
اور پیچھے صِرف موت
واپسی کا کوئی راستہ نہیں ہے
یہ فوج چھوٹے چھوٹے علاقوں کو فتح کرتی
جزیرۂ خضرہ سے آگے
۹ جولائی مدینہ سیدونا کے قریب
دریائے بربات (گاڈالیٹ)
کے کِنارے فیڈرک کی فوجوں کا
اِنتظار کرنے لگی
فریڈرک تقریباً ایک لاکھ بہترین
سامان حرب سے مزیّن اپنی فوج
کے ساتھ بدمست ہاتھی کی طرح

بڑھا چلا آ رہا تھا
طارق کی افواج روزہ رکھ کر
فریڈرک کی فوجوں کے مُقابل
ڈٹ گئیں
اور کئی ہفتوں کی جنگ کے بعد
ہسپانیہ کی یہ عظیم قوت
پتوں کی طرح بکھر گئی
فریڈرک مارا گیا اور
اُس کی فوج بھاگ نکلی
فتح کا یہ جشن اُس سال
کی عید کے ساتھ ہی منایا گیا
مُوسیٰ اِس فتح کی خبر سُنتے ہی
بیس ہزار تازہ دم فوج کے ساتھ
اندلس میں داخل ہُوا
اور چھوڑے ہُوئے علاقوں کو فتح کرتا
آگے بڑھتا گیا
طارق نے اپنی افواج کے
مُختلف حصے بنائے
اور اطراف سے
بچے کُھچے دُشمن کا صفایا کرتا
دارُالحکُومت تولیدو کی طرف بڑھا،
دُوسری جانب
مُوسیٰ بن نصیر
اپنے اٹھارہ ہزار

مُجاہدوں کے ساتھ
اشبیلیہ پہ حملہ آور ہُوا
تین ماہ کی
زبردست مُزاحمت کے بعد
اشبیلیہ بھی مُسلمانوں کے
قدموں میں بِچھ گیا
مُوسیٰ اپنے قدم جماتا اُس علاقے
کی طرف بڑھا جہاں کسی طرح کی
مُزاحمت کی توقع تھی
اور فتح کرتا آگے
میریڈا کی طرف بڑھا
اور کچھ عرصے بعد میریڈا بھی
زیر ہو گیا
یہاں سے مُوسیٰ کُچھ فوج کے ساتھ
تولیدو کی طرف بڑھا
جہاں طارق
اپنے قدم مضبُوط کر چُکا تھا
باقی ماندہ افواج مُوسیٰ کے بیٹے
عبدالعزیز کی کمان میں
چھوٹے چھوٹے علاقوں میں
باقی باغیوں کا صفایا کرتی
اشبیلیہ کی طرف
لوٹ گئیں
جہاں سے اُس نے

مورسیا کا رُخ کِیا
اور راستے میں پڑنے والے
کومبرا اور سنتارم کو فتح کِیا
اور ڈیوک آ مورسیا
تھیوڈومر کو
ہتھیار ڈالنے کا حُکم دِیا
جِس پہ ڈیوک نے
ہتھیار ڈالنے کے بدلے میں
علی کانتے، سیتادل
اور ایک چھوٹا قصبہ مانگا
دُوسری شرائط میں
اُس کے حامیوں کو نہ تو قتل
کِیا جائے گا
نہ قیدی بنایا جائے گا
نہ اِسلام قُبُول کرنے پہ مجبور کِیا جائے گا
اور نہ ہی چرچ گرائے جائیں گے
وُہ ٹیکس ادا کرے گا
اور کِسی کو اِسلامی حُکُومت کے خلاف
نہیں اُکسائے گا
دُوسری جانب مُوسیٰ ابنِ نصیر
طارق ابنِ زیاد سے
تولیدو جا مِلا،
جہاں خلیفہ کا قاصد رُومی
اِس پیغام کے ساتھ موجود تھا کہ

جنگ فوری روک دو اور
دمشق واپس آ جاؤ
اگر اُس وقت جنگ روک دِی جاتی
تو فریڈرک کے حامیوں
کو سنبھلنے کا موقع مِل جاتا
اور وُہ اِسلامی فوجوں کے لیے
خطرہ بن سکتے تھے
لہٰذا مُوسیٰ اور طارق نے
اِس حُکم کو نظر انداز کرتے ہُوئے
پیش قدمی جاری رکھی
مُوسیٰ نے
سارا گوازا کا مُحاصرہ کر لیا
اور طارق
لیون کے قُرب و جوار کا علاقہ
اِسلامی سلطنت میں شامل کرتا
آسٹورگا کی طرف بڑھ گیا
اِسی دوران مُوسیٰ بن نصیر نے
اویدو اور بسکے کوز یر کیا
اندلُس کی مُکمل فتح پر دونوں کمانڈر
دمشق روانہ ہو گئے۔
اِن فتوحات کا سِلسِلہ
چار سال تک جاری رہا
اِس سے پیش تر کہ
ابو نصیر اور طارق

فرانس، جرمنی، اٹلی
اور باقی یورپ
کو سلطنت کا حصہ بناتے
دمشق سے حکم آیا پیش قدمی روک دو،
لیکن طارق کی اس فتح پر
سپین پر ۸۵۰ سال تک
مسلمان حکومت کرتے رہے

☆

مُوسیٰ بن نصیر

شام کے ایک چھوٹے سے شہر
کفرما سے اسلامی فوجوں کے
ہاتھوں غُلام بننے والے
ایک یہُودی نے
اسلام قبُول کر لیا
رہائی پا کے واپس کفرما پہنچا
اُس کے گھر میں
ایک بچّے نے جنم لیا
جِس کا نام مُوسیٰ ابنِ نصیر پڑا
عقبیٰ بن نفی کو اِسلامی سلطنت
کے خلاف اُٹھنے والی بغاوتیں سرد کرنے
مراکش بھیجا گیا
لیکن وُہ
اپنی سخت طبیعت کی وَجہ سے
بربروں میں ناکام ہوگیا
جِس کی جگہ
جوان ہونے والے

مُوسیٰ بن نصیر کو بھیجا گیا
مُوسیٰ نے کِسی کو طاقت کے بل پر
مسلمان کرنے کی کوشش نہیں کی
بل کہ بربروں کی مُروّجہ رسموں
کا اِحترام کیا
اور بربروں کے بیچ عزّت پائی
اُس کے اِس رویّے سے
بربروں کا رُجحان
اسلام کی طرف ہُوا
اُسی قبیلے کے نوجوانوں میں
ایک نوجوان
طارق ابنِ زیاد بھی تھا
مُوسیٰ پہلا مسلمان جنرل تھا
جِس نے تنگر کو فتح کِیا
اِسی شہر نے بعد میں ابنِ بطُوطہ کو جنم دِیا
اِس کامیابی کے بعد
سوس، اور تین جزیرے
منورکا
مجورکا اور ابزا
فتح کر لیے،
لیکن آج
یہ جزیرے اُداس ہیں
اور اِسلامی پرچم سرنگوں

-☆-

ابوالعبّاس عبداللہ بن محمد السفاح ابنِ عبّاس عبدالمطلب

خلافتِ عبّاسیہ

بنو ہاشم کے افراد چُن چُن کر
مارے جا چکے تھے
جو بچ گئے وہ
بنواُمیہ کے مظالم سے
بھاگے بھاگے پھرتے تھے
اور ساتھ ساتھ اپنے ہمدردوں کی پناہ میں
بنواُمیہ کے خلاف اپنی قوت
بھی جمع کر رہے تھے
حضرت عباسؓ کی اولاد
جو نبی اکرمؐ کے چچا تھے
کی مُناسبت سے عبّاسی کہلوائے
شُرُوع میں بنو ہاشم کے دونوں قبیلے
ایک ساتھ تھے
کُوفہ میں حضرت حسینؓ کے پڑپوتے
زیاد ابنِ علیؓ نے بغاوت کر دی اور
اور ہشام ابنِ عبدالمالک کی
افواج کو

شیعہ افواج کے ہاتھوں
شکست کا سامنا کرنا پڑا
یہ واقعہ ۷۴۰ عیسوی میں پیش آیا
ابوالعبّاس نے خراسان کے خارجی
شیعوں کے ساتھ
قدم مضبُوط کرنے شُرُوع کیے
۷۴۳ عیسوی بنواُمیّہ کے خلیفہ ہشام
کی موت کے ساتھ ہی
پُورا خِطّہ لاقانُونیت اور
بغاوتوں کی لپیٹ میں آ گیا
۷۵۰ عیسوی میں خراسان کی فوجوں
اور خارجیوں کی مدد سے
آخری اُموی خلیفہ انجام کو پہنچا
اور یہاں تک عرب، عجم و خراسان
کے شیعہ قبائل کی ہمدردیاں
ابوالعبّاس کے ساتھ رہیں،
لیکن خلافت ہاتھ آتے ہی ایک نیا
مُقدمہ سامنے آ کھڑا ہُوا
شیعہ حِکمت امام کی طالِب تھی
جب کہ ابوالعبّاس خلافت چاہتا تھا
ابوالعبّاس نے جیت کی خُوشی میں
بنُو اُمیّہ کے خاندان کے تمام افراد کو کھانے
پہ بُلایا
اور اُسی دعوت میں سب کو

موت کی نیند سُلا دِیا
صِرف ایک شخص عبدالرحمٰن
زندہ بچا
جو جان بچا کر اندلس چلا گیا
ابو عبا س کو اُسی نسبت سے
سفّاح، خُون بہانے والے کا لقب مِلا
ابُو عبا س نے حکُومت حاصل کرتے ہی
فوری اقدامات کیے اور
عیسائی اور یہُودی تاریخ دانوں کو
حکُومت میں شامل کِیا اور
طلاس کی جنگ میں سمر قند
سے گرفتار کیے گئے چینیوں کو
کاغذ کی فیکٹری لگانے کے کام پر مامور کِیا
ابُو عبا س نے مُسلِم اور غیر مُسلِموں کو
کاروبارِ حکُومت میں شریک کِیا
اور مُلازمتیں دِیں
ابُو مُسلم کو فوج کا جنرل مُقرر کِیا
یہ جری جرنیل بلخ خراسان کا رہنے والا تھا
اور ابُو عبا س کے ساتھ ساتھ
ہر معرکے میں شریک رہا تھا
لیکن عبا س شیعہ دوستوں
سے دُور ہوتا گیا
جن کو اُمید تھی کہ ابوالعبا س
امام کو خلیفہ بنائے گا

۱۰ جون ۷۵۴ عیسوی
ابوالعبّاس چیچک کے مرض سے
اِنتقال کر گیا
ابوجعفر المنصُور
اور عیسیٰ ابنِ مُوسیٰ
کو ولی عہد مقرر کر گیا
یہ دونوں ابوعبّاس
کی راہوں پہ چلتے ہُوئے
اپنے شیعہ اِتّحادیوں سے
نہ صِرف دُور ہُوئے، بل کہ
اُنھیں ختم کرنے میں
کوئی کسر نہ چھوڑی
جِس سے مجبور ہو کر
شیعہ اِتّحادی دُوسرے ممالک میں
پناہ لینے پر مجبور ہُوئے

-☆-

محمد بن قاسم الثقفی

اُموی خلیفہ کے گورنر
حُجاج بن یُوسُف کا
یتیم بھتیجا
جسے حُجاج نے پڑھایا
اور اپنی بیٹی زبیدہ
اُس کے عقد میں دی

دُوسرا چچا
محمد بن یُوسُف
یمن کا گورنر تھا
محمد بن قاسم کو
اُموی خلیفہ نے
پرشیا کا گورنر مقرر کر دیا
جب کہ اُس کی عُمر
صِرف سترہ برس تھی
اُس نے پرشیا میں
باغیوں کو کچل ڈالا
اُموی خلیفہ الولید نے

اُسے اُس فوج کا
کمانڈر مقرر کر دیا
جسے سندھ اور
پنجاب کو زیر کرنا تھا
یہ اُن ہی دنوں کی بات ہے
جب اُموی حاکم
سپین کو زیر کر رہے تھے
اور اُس طرف سے
دیبل کاٹھیاواڑ
اور سری لنکا کو
زیر کر کے
سمندروں پر حکم رانی چاہتے تھے
سندھ کی سرحدوں پہ
گورنر سندھ کی طرف سے
چھ ہزار اُونٹوں پر سپاہ اُس کی منتظر تھی
جنھیں ساتھ لیے وُہ
سمندری راستے دیبل پہنچا
دیبل آج کا ماڈرن شہر کراچی ہے
دیبل سے پہلے
اُس نے ارمان بیلا،
لسبیلہ کو فتح کیا
دیبل کے لیے اُس کے پاس
پانچ کاٹا پلٹس تھے
وُہ توپ جس میں گولے رکھ کر ہاتھوں سے چلائی جاتی تھی

گھمسان کی جنگ میں دیبل کا
مشہور مندر تاراج کردیا گیا
اور اغوا کی گئیں عورتوں
کو آزاد کیا گیا
پھر اُسی مندر کی جگہ پر
مسجد تعمیر کی گئی
اُسے جنگِ راجستان بھی
کہا اور لِکھا گیا۔
یہاں سے عرب فوج نے
نیرون اور سادوسان، سہون شریف کی طرف
پیش قدمی کی اور فتح کیا
سہون کا مندر گرادِیا گیا
اُس مقام پہ مسجد تعمیر کی گئی
مالِ غنیمت اور پکڑے گئے
غُلام خلیفہ کو بھیج دیے گئے
راجا داہر کی افواج
محمد بن قاسم کی فتوحات سے
پریشان تھیں اور
دریائے اٹک کے اِس طرف
تیار کھڑی تھیں۔
ادھر نواب شاہ کے مقام پر
محمد بن قاسم کی افواج
جِس میں جٹوں اور بھٹوں نے قاسم کا ساتھ دِیا
راجا داہر کی فوج کے سامنے تھی

گھمسان کا رن پڑا
راجا داہر مارا گیا
اُس جنگ میں
جِس نے
تلوار پھینک دِی
اُسے نہیں مارا گیا
دیہاتیوں،
تاجروں اور رعایا
کو چھوڑ دیا گیا
راجا داہر کی بیوی
اُس کی بیٹیاں
دُوسرے غلاموں کے ساتھ
خلیفہ کو بھجوا دیے گئے
اِس کے بعد برہمن آباد کے
شہر ارور اور مُلتان فتح ہُوئے
یہاں سے قاسم نے فوجی دستے سوراشٹرا، سُورت بھیجے
تا کہ مزید فتوحات جاری رکھی جائیں

-☆-

جبلُ الطّارق

جہاں سمُندروں کے سلسلے گلے ملتے ہیں
اُن ہی کے طلاطم سے لڑتے
پہاڑوں کے دامن میں
مومنوں کے قافلے اُترے
عجب منظر تھا
جو دیکھا
سمُندر اور پہاڑوں کی چٹانوں نے
وُہ صحرا کے مُسافر
جو روزے رکھ کے
اپنے فرضِ اعظم کو ادا کرنے
عظیم قائد طارق ابنِ زیاد
کی سربراہی میں
اندلس میں ظلم وستم کی ماری رعایا کو

آزاد کروانے نکلے تھے
اُن مومنوں نے اپنے قائد کے حکم پر
اپنے جہاز جلادِیے
تا کہ واپسی کی اُمید پر
کہیں پائے اِستقلال ڈگمگا نہ جائیں
یہی اقدام
فتحِ اندلُس کا سنگِ میل بنا،
اِسی مقام پہ اِستادہ پہاڑ کو
جبلُ الطارق کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

-☆-

ابوبکر ابنِ مالک ابنِ طُفیل

غرناطہ کے قصبے
وادیِ عش مُسلم سپین
میں پیدا ہونے والا
ابنِ طُفیل
بارہ سال کی عُمر میں
ابنِ رُشد سے مِلا
یورپ کی تاریخ میں
دُوسرا بڑا فلاسفر
جِس نے اپنے فلسفے کو ایک
کہانی
اور شاعری کی صُورت بیان کیا

-☆-

عبدالحق ابنِ غالب ابنِ عبدُالرحمان

ابنِ عطیہ

اندلس کے شہر
غرناطہ میں پیدا ہُوا
عطیہ کا خاندان حدیث اور فِقہ کا ماہر تھا
اپنے باپ کی طرح
عطیہ نے دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ
کِتابیں لِکھنا شرُوع کیں
جن میں سے الانصاب مشہور ہُوئی
عربی زُبان کو سامنے رکھ کر
قُرآن پاک کی تشریح المحرالوجیز لِکھ کر
اپنے ہم عصروں کو حیران کر دیا
اسلامی قانُونِ فِقہ میں
اہم مُقام حاصل کیا

-☆-

عظیم ولنسیا

اے مسلمانو!
مَیں تُمھاری عظمتوں کا
امین ہُوں
مَیں ابنِ جبیر کا شہر ہُوں
مَیں نے دُنیا کو
کاغذ بنانا سکھایا
مَیں نے دُنیا کو
نظامِ آب پاشی دِیا
مَیں نے دُنیا کو
پہلا ذہنی اِمراض کا ہسپتال دِیا
آئین، قانُون اور اُصُول
اور کتابی عِلم دِیا
میری عظمتوں کے وارثو!
کہاں ہو!

-☆-

(وُہ شہر جو دُنیا میں علم، ہُنر، انڈسٹری اور قانُون سازی کا مرکز تھا آج بھی اپنی عظمت کا امین ہے)

ادریس ابنِ عبداللہ

خانوادۂ نبوّت کا چشم و چراغ
ادریس ابنِ عبداللہ
عبّاسی حکومت سے چھپتا چھپاتا
۷۸۶ عیسوی مغرب میں وارد ہُوا
جہاں اُس نے بربروں کے ہاں پناہ لی
جو عربوں کے خلاف صف آرا تھے
اور مسیارا کے نام سے
باغی تنظیم کے بانی تھے
یہاں اُس نے اپنے علم و ذہانت کی بُنیاد پر
خلافت سے باہر ایک
اہلِ بیت کے عقیدے پر
نئی اور آزاد مُسلم ریاست کی بُنیاد رکھی

جسے مراکش کا نام دیا گیا
ادریس کی اولاد ایک صدی تک حکم راں رہی
اور نام ور حکم راں پیدا کیے
ادریس اوّل
ادریس دُوم
محمد ابنِ ادریس
علی اوّل
یحییٰ اوّل
یحییٰ دُوم
علی دُوم
یحییٰ سوم
یحییٰ چہارم کی اولاد فاطمی کہلائی
اِسی مناسبت سے اُسے خلافتِ فاطمیہ بھی کہا جاتا ہے
حسن اوّل الحجم
القاسم غانم
عائش احمد
حسن بن قانُون
ادریسیوں اور فاطمیوں
کے دور میں
عبّاسی خلافت اُن کے خلاف
مُختلف مقامات پر
مصرُوف رہی، جس میں اہم
ترین فض تھا، جسے چھین لیا گیا تھا
اور ادریسی

حجر اور نصر کے علاقوں تک محصور ہو گئے
آخری فاطمی حکمران
حسن بن قانون کو سازش کے ذریعے
ہٹا کر قتل کر دیا گیا
اور یُوں
یہ سلطنت اِختتام کو پہنچی

-☆-

یُوسُف ابنِ تاشفین

المرود سِلسلے کا بانی
یُوسُف ابنِ تاشفین
جو مراکش کے بربر قبیلے سے تھا
صحرا سے اُٹھنے والے
اِس طُوفان نے
مراکش، صحرائے کبیر
جبلُ الطارق
الجزائر
سینی گال
مالی
ماریشیس
سپین اور پُرتگال کو
اپنی سلطنت میں شامل کر لیا،
اور اب مراکش شہر کے
ایک خاموش حصّے میں
ابدی نیند سو رہا ہے

-☆-

محمد بن جابر السّنان الباتانی

عرب عِلمِ نُجُوم کے ماہر
عرفہ کے قریب
ہاران میں پیدا ہُوئے
سابیان قبیلے سے تعلُّق تھا
جو سِتاروں کی
زُبان جانتے تھے
اُن کے نام سے پتا چلتا ہے
کہ عرب مُسلمان تھے

-☆-

ابوالولید محمد بن احمد ابن رُشد

قرطبہ میں پیدا ہونے والے
ابنِ رُشد نے
سِتارہ شناسی، ادویات
جُغرافیہ، حساب اور فزِکس
کی تعلیم سے یورپ کو ایسا مُنوّر کیا
جس کی ضیا آج بھی
چار سُو پھیلی ہے
مراکش شہر کی آغوش
میں ابدی نیند سونے والا
ابنِ رُشد
آج بھی زِندہ ہے

-☆-

ابوعلی الحُسین ابنِ سینا

وجہ اور حقیقت
حُصولِ علم کا طریقہ
وُجودِ اللہ اور رُوح
جزا و سزا
کتابُ الشفا
کتابُ النّجات
ابنِ سینا کا فلسفۂ حیات
جسے جدید دُنیا تسلیم ہی نہیں
بل کہ اِس پر عمل بھی کرتی ہے
بُخارا کا یہ فرزند
اِسلامی تاریخ میں سدا
جگمگاتا رہے گا

☆

تولیدو کا ستارہ

ابُو اسحٰق الزرقالی

تولیدو
اندلس کا دارُالخلافہ
الزرقالی کا شہر
ابُو اسحاق ابراہیم ابنِ یحیٰی النقاش الزرقالی
مُسلم ستارہ شناس
ریاضی دان
جسے یورپی اقوام (ارزاخیل کے نام سے جانتی ہیں)
جِس نے ستاروں کی گردِش
کے کلاڈیوس کے حساب
کو غلط ثابت کیا
اور ستارہ شناسی کے مشہور نظام
ٹول میٹک سسٹم سے دُنیا کو
رُوشناس کروایا
جسے ہم نے فراموش کر دِیا
اور
عِلم سے مُنہ موڑ لیا

-☆-

قرطبہ کا ابُوالحسن

ابُوالحسن علی ابنِ نافع
ایک اِیرانی مُسلمان
جسے
تاریخ
زریاب کے نام سے جانتی ہے
شاعر
موسیقار
گلُوکار
فیشن ڈیزائنر
جُغرافیہ دان
سِتارہ شناس
تاریخ کہتی ہے زریاب نے
ٹُوتھ برش
اور ڈیوڈرنٹ سپین کو
تُحفے میں دیے تھے،
دُنیا کو راستہ دکھانے والا
ہمارا کون تھا؟
ہم بھُول گئے......

☆

ابوعبداللہ محمد ابنِ محمد ابنِ ادریس القرتابی الادریسی

الکتاب الرجاری کا مُصنّف
جِس نے جڑی بُوٹیوں سے
تیّار ادویات کو
سات زُبانوں میں نام دِیے
مراکش کے ساحلی شہر
سبطہ میں پیدا ہونے والے
ادریسی نے
مشرق اور مغرب
کے جُغرافیہ بارے
مُستند کِتابیں لکھیں

☆

قرطبہ

اندلس کی سرزمیں پر
اِک شہر دِل رُبا سا

تہذیب کی نشانی
اُجلا دُھلا دُھلا سا

مینار قرطبہ کے
سُنتے تھے جب اذانیں

وُہ دور میرے مولا
واپس کبھی تو آئے

اِس مسجدِ حسیں سے
کوئی اذاں سُنائے

-☆-

(قرطبہ دنیا کا پہلا ترقی یافتہ شہر تھا جس کی تہ میں پینے کے پانی کی نہریں بنائی گئی تھیں۔ پُورے شہر میں شام ہوتے ہی شاہراہوں پر اُجالا پھیل جاتا تھا، صفائی کا اہتمام تھا، اور گندگی نام کی چیز زمین پر نہ ملتی تھی۔ مسجدِ قرطبہ جسے اب مسجد چرچ کا نام دیا گیا ہے، آج بھی اپنی عظمت کے سامنے کسی کو ٹکنے نہیں دیتی مسجد سے ملحقہ علاقہ بھی اپنی شان پہ نازاں ہے)

اشبیلیہ

اشبیلیہ کا شہر
مناروں کا شہر تھا

یہ مومنوں کا
شہ سواروں کا شہر تھا

حلوہ کی پُشت پر ہے
اور کادیز کے قریب

اِس پریم کے نگر میں
قمر اجنبی غریب

-☆-

ا۔حلوہ عربی میں من پسند جگہ
۲۔کادیز ایک شہر کا نام
(مسلمانوں کی عظمتِ رفتہ کی یہ نشانیاں دیکھ کر خُوشی کے ساتھ ساتھ دُکھ کی لہر بھی دِل و دماغ میں دوڑ جاتی ہے۔)

اَنْدَلُس کا دِینار

اندلُس کے مسلمانوں نے
۷۱۶ عیسوی میں
ایک چوکور سِکّہ
بنایا جسے دِینار کہا گیا
جس پہ
کلمۂ شہادت تحریر تھا
۷۲۰ عیسوی میں خالص سونے کا سِکّہ
مُتعارف کرایا گیا

-☆-

قصبہ الحمرا

غرناطہ کا الحمرا محل
کئی ایکڑ پہ پھیلا ہے
مدجر کا فنِ تعمیر
انسانی آنکھوں کو خیرہ کر دیتا ہے
ایسے ایسے دِل نشیں مناظر
دیکھ کر
اُس کی ذاتِ اقدس کی قسم کھا کر
کہا جا سکتا ہے
گر جنت بر رُوے زمیں است
ہم این است وہم این است و
ہم این است۔

-☆-

(غرناطہ کے اِس محل الحمرا کو دیکھنے اب بھی ہر سال لاکھوں سیاح سپین کا رُخ کرتے ہیں۔ یہ عظیم عمارت بہُت سے حِصّوں پر مُشتمل ہے اور ہر حِصّہ آنکھوں کو خیرہ کر دیتا ہے۔ ہزاروں سال گزرنے کے بعد بھی اسے بنانے والے عرب مدجر کا کوئی جواب نہیں دے سکا۔)

دریاے مدینہ

مالاگا شہر کو
دو حصّوں میں تقسیم کرتا
دریا
جسے دریاے مدینہ یا وادیِ مدینہ
کہا جاتا تھا
شہر کو
دو حصّوں میں بانٹتا
۴۷ کلومیٹر تک
بہتا ہے
آج بھی اپنے
وارثوں کا منتظر ہے

-☆-

(وادیِ مدینہ۔ مراکشی عربی میں دریا کو وادی کہا جاتا ہے، یہ دریا مالاگا شہر کے بیچوں بیچ ۴۷ کلومیٹر تک بہتا چلا جاتا ہے شہر کے حُسن کو چار چاند لگاتا آج بھی رواں دواں ہے۔)

نشانِ عظمتِ رفتہ

سمُندر کے کِنارے ہے
مالاگا شہر کی بستی

سمُندر سے ذرا دُوری
پہ غرناطہ چمکتا ہے

ذرا دُوری پہ دِکھتا ہے
حُسن المیریا والا

جہاں سے مورسیا کا
راستہ پانی میں مِلتا ہے

کئی چھوٹے بڑے قصبے ہیں
اِن شہروں کے سنگم پر

علی کا نتے سے دُوری پر
دلنسیا مُسکراتا ہے۔

مُسلمانوں کے تخلیقی
مظاہر دیکھنے والے

یقیناً سوچتے ہوں گے
کہ علم و فن کی

اِس دولت کے وارث
کِس نگر میں جا سوئے۔

-☆-

مدینۃ الزہرا

مسلمان جراح الزہروی
سے منسوب
اندلس کا یہ شہر
اپنے دبدبے
ہیبت اور
شان و شوکت کی وجہ سے
آج بھی تاریخ
کے ماتھے پر
دمک رہا ہے

-☆-

منارہ

اِسلامی لشکروں کے
جانوروں
کی تشنگی بُجھانے
کے لیے
سیکڑوں برس قبل
تعمیر کیا جانے
والا تالاب
جس کے چار داخلی دروازے ہیں
زیتون کے باغات
سے گھرا منارہ
آج بھی سیاحوں کی
توجُہ کا مرکز ہے

☆

غرناطہ کا محل الحمرا

مُسلمانوں کے
فنِ تعمیر کا نمونہ
اپنی عظمت
اور جاہ و حشم
کے گیت سُناتا
الحمرا
آج افسُردہ
اور
خاموش ہے
اُس کی راہداریوں میں
اللہ کا نام لینے والے
اب نہیں رہے۔

☆

الحمرا کے باغات

اللہ نے قُرآن میں فرمایا
کہ مَیں نے یہ جہاں کیسے بنایا
زمین وآسمان کیسے پیدا کیے
اور زمین پہ ایک جنت بنائی
اور وہاں ایک باغ لگایا
اور اُس باغ میں چشمے ہیں
جس میں آنکھوں کو بھانے والے
پھل دار درخت لگے ہیں
اور درختوں کا سایہ بھلا لگتا ہے
اور موسیقی اُبھرتی ہے
جب پتے تالیاں بجاتے ہیں
یہی مناظر ہیں ساری
الحمرا کے باغات میں
جو ان قُرآنی آیات کا
ترجمہ لگتے ہیں

-☆-

اَنْدَلُس میں مضار بان کے حُقُوق

اندلُس میں اسلامی سلطنت
میں رہنے والے
عیسائیوں کے لیے مضار بان
کی اِصطلاح
اِستعمال کی جاتی ہے
اُن کی اپنی عدالتیں
اپنا نظامِ زِندگی
اور چرچ تھے
پیدائش سے موت تک کی
رُسوم کے لیے
اُنھیں مُکمّل آزادی تھی

-☆-

الغرب الاندُلس

(ویسٹ اندُلس)

آئبیریا کا مغربی حِصّہ
جو اِس وقت
پُرتگال
کہلاتا ہے
اندُلس کا حِصّہ تھا
جسے مغربی اندُلس
کہا جاتا تھا،
الغرب، جواب
الغاروے ہے

☆

اشبیلیہ کا محل

الکازار
القصر
المورک
یہی ہیں نام سارے
فنِ تعمیر کے نادر نمونے کے
جسے عرب ماہرِ تعمیرات
مدجر نے
زِندہ جاوید کر دِیا
اِسی مدجر نـ [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
اور
قلعے تعمیر کر کے
دُنیا کو
سحر زدہ کر دیا
اُس کے وُرثا
کہاں گئے؟

☆

(اِس شہر سے گزرنے والا سیاح ورطۂ حیرت میں پڑ جاتا ہے اور مُسلمانوں کی عظمت کی نشانیاں دیکھ کر سوچتا ہے کہ جو لوگ ہزاروں برس پہلے علم کے اِس معیار پر تھے، آج کیوں اِتنے گِر گئے۔)

آہ فاس

کربل کی دُھول میں اٹا قافلہ
دمشق کے عیّاش
حُکم رانوں کے ظُلم وستم
کی گواہی دیتا
دمشق پہنچا تھا

بنواُمیّہ کوشکست دے کر قرطبہ
دھکیلنے والے عبّاسیوں نے
فاطمیوں کوبھی قاہرہ سے
بےدخل کردیا

اہلِ بیت اُس دور میں بھی
زیرِعتاب رہے

اُسی خانوادے کے ایک فرد نے
عباسیوں سے جان بچا کر
مراکش کے بربر قبیلے میں
زرعونی پہاڑی سلسلے میں پناہ لی

حضرت حسنؓ کا یہ پڑپوتا
ادریس ابنِ عبداللہ تھا
جس نے مراکش کے فض شہر میں
مُسلمانوں کی سب سے بڑی
یُونی ورسٹی کی بُنیاد رکھی

خاندانِ قراوین کی
بُنیاد رکھنے والے کو

مولائی ادریس
کے نام سے یاد کیا جاتا ہے
اور اُس کے
دورِ حکم رانی کی یادگاروں میں
جامعہ فض آج بھی
اپنے ماتھے پر پنجتن کا
سہرا سجائے
اپنے عظیم دروازوں
اور پُر شکوہ
میناروں کے ساتھ

چاند اور سُورج کے لیے
باعثِ تعظیم ہے
لیکن مُسلمانوں کی
بداعمالیوں پہ
نوحہ کناں ہے۔

☆

(مراکش کا یہ شہر فض آج بھی اُس دور کی عظمت کا گواہ ہے۔ مسجد کے مرکزی دروازے سے داخل ہوتے ہی وسط میں فوارہ ہے، بائیں جانب بہت بڑا دروازہ ہے، جس کے ماتھے پر پنج تن کے نام کندہ ہیں۔)

قیروان یونی ورسٹی فض

اِن گنت دروازوں، مرکزی مسجد
اور مختلف عمارتوں پر مُشتمل
یہ عظیم عمارت اپنے ماتھے پر
پنجتن کے نام کی بِندیا سجائے
فاطمہ الفاہری کو یاد کرتی ہے
محمد الفاہری کی یہ بیٹی
جو قیروان سے ہجرت کر کے آئی
اپنی بہن مریم کے ساتھ مِل کر
مولائی ادریس کی اِس نشانی کو
ناقابلِ فراموش بنا گئی

-☆-

ابُو نصر محمد الفارابی

جسے یورپ الفارابیوس کے نام
سے جانتا ہے
علم کیا ہے؟
فلسفہ کیا ہے؟
مُعاشرے کی ضرُورتوں اور
بہتری کے لیے
کس طرح علم سے اِستفادہ کیا
جا سکتا ہے
دُنیا کو علم کی حقیقتوں سے
رُوشناس کروانے والا
الفارابی اور اُس کا
نظامِ تعلیم جِس سے ایک
عالم نے اِستفادہ کیا
تُرکمانستان کا یہ ستارہ ڈُوب گیا
لیکن اُس کی ضیا سے دُنیا منوّر ہے
اور رہے گی۔

-☆-

ابو زید عبدالرحمان بن محمد بن خلدون

(ابنِ خلدون)

عجیب تھا وُہ
نجیب تھا وُہ
جو ایک پتھریلا رُوپ لے کر
ابھی تلک مُسکرا رہا ہے

وُہی تیونس اُسی کی بستی
سِتاروں کی چال جانتا تھا
تاریخ، عِلم وحساب وقانُون
فلاسفر تھا، سپاہی بھی تھا

رہے گا نُورِ عِلم جہاں میں
تو نام اُس کا بھی ساتھ ہوگا
سوال یہ ہے
کہ اُس کا وارث
کہیں نہیں ہے،
تو کیوں نہیں ہے

-☆-

(ابنِ خلدون کا پتھریلا دیوقامت مُجسمہ تیونس شہر کے مرکزی بازار کے آخری سرے پر استادہ ہے جہاں کبھی کبھار کوئی رُک کر مجسمے کے نیچے لگی پلیٹ پر نظر ڈالتے ہُوئے آگے بڑھ جاتا ہے۔)

احمد ابنِ مجید

عرب کے صحرا
راس الخیمہ، متحدہ عرب امارات
میں پیدا ہونے والا
عرب کا عظیم نیوی گیٹر
حافظِ قرآن
جس نے واسکوڈی گاما کو
ہندوستان پہنچنے کا راستہ بتایا
ابن مجید نے کتاب میں
بحرہ ہند
بحیرہ عرب اور ریڈ سی
سے لے کر مڈگاسکر
تک کے راستوں کی آسان
نشان دہی کر دی
ہمیشہ نیوی گیشن کی دُنیا میں
زندہ رہے گا

☆

ہارُون رشید کا دارالحِکْمہ

عبّاسی خلیفہ ہارون الرشید کا سُنہری دور
جب بغداد شہر میں
دارالحِکْمہ کے نام سے
دُنیا بھر کے عِلم کے پیاسوں
کے لیے
عِلم وحِکْمت کا فیض جاری تھا
یہ دُنیا کی پہلی ترجمہ گاہ تھی
جس نے دُنیا کے عُلُوم
اجنبی زُبانوں میں ترجمہ کیے
ہارُون کے بعد اُس کے بیٹے
مامُون الرشید نے بھی
یہ کام جاری رکھا

-☆-

تکریّت

دریائے دجلہ کی
لہروں سے کھیلتے
ہزاروں برس قدیمی شہر
تکریّت کے کِنارے
صلاح الدّین ایُوبی
کا لڑکپن
نہیں بھُولے ہوں گے
جو اِنھی فضاوں سے
اُٹھا اور عرب پر چھا گیا
پھر اِسی دجلہ کی موجوں نے
اِسی شہر میں صدّام کو بھی
کھیلتے دیکھا۔

-☆-

دِمشق

تیری گلیاں اور کُوچے
اپنے حاکم یزید کو
فراموش کر چکے ہیں
لیکن اُن بے آسرا
بے سرو ساماں
اور لُٹے پٹے سیّدزادوں
اور سیّدزادیوں
کوفراموش نہ کر سکے
جن کے ہاتھ
پُشت پر بندھے تھے
چہرے لہُو اور
دُھول میں اَٹے تھے
وُہ تو امرِ ربی کے سامنے جُھکے
لیکن اے دِمشق!
تجھے تا قیامت
تاسُف اور پچھتاوا دے گئے

-☆-

جنگِ طلاس

دریاے طلاس، کرغزستان کے کنارے
سیر دریا پر قبضہ کے لیے
عباسی فوجیں
چینی تانگ فوجوں کے سامنے صف آرا تھیں
جنھیں
کرایے کے کرلوک فوجیوں
اور فرغانہ کے قبائلیوں کی مدد حاصل تھی
مسلمان فوجوں کا دبدبہ دیکھ کر
فرغانہ قبائل نے فرار کی راہ سوچی
اُن کے دستے
چینی فوج کے مرکز میں تھے
اُن کے فرار ہوتے ہی
چینی فوج سراسیمہ ہوگئی
چینی فوج کا جنرل
گاوزن زی

حالات کی نزاکت کو بھانپ گیا
اور شکست کا اعتراف کرتے ہوئے
اپنے ساتھیوں کے ساتھ بھاگ نکلا
چینی تاریخ میں
جنگِ طلاس کو
جنگِ دالوسی کے نام سے
یاد کیا جاتا ہے

-☆-

سیّدی بوسعید

تیونیسیا کے دارالحکومت تیونس سے
بیس کوس دُور
سمُندر کے کِنارے
پہاڑوں کے اُوپر
واقع بستی، جسے
جبل مینار کے نام سے پُکارا جاتا تھا
جسے اللہ کے نیک بندے
ابُو سعید ابنِ خلاف ابنِ یحییٰ التمینی
کے نام کی نِسبت سے
سیّدی بوسعید کہا جاتا ہے
سفیدی میں لپٹی یہ بستی
نیلے رنگ کے دروازوں
اور کھڑکیوں
میں جڑی
عجیب منظر پیش کرتی ہے

-☆-

قُطبِیہ مسجِد

مراکش شہر کے وسط میں
مدینہ قدیمہ
اور مدینہ جدیدہ
کے سنگم پہ
گرالڈا مسجد سپین
کی یاد دلاتی
قُطبِیہ مسجد
الموحد خلیفہ
یعقوب المنصور نے
تعمیر کی جو
آج بھی اذانوں سے
گونج رہی ہے

ہرکُولیس کے غار

مراکش کے ساحلی شہر
تنگیر سے
کُچھ فاصلے پر
سمُندر کی لہروں
کو روکتی
دیوقامت چٹانوں
کے اندر
ایک چھوٹا سا بازار ہے
جو سیاحوں کی
توجّہ کا مرکز ہے
پتّھروں سے تراشے گئے
شیلف
کُرسیاں اور رنگ برنگے
پرندوں کے بسیرے
عجب سماں پیدا
کرتے ہیں
اُس مقام کو
ہرکُولیس کے غاروں کے نام سے پکارا جاتا ہے

-☆-

یومِ عاشور

یُوسُف بن تاشفین کا شہر
مراکش
رنگ برنگی جھنڈیوں سے سجا تھا
قُطبیہ مسجد کے میناروں تلے
جامع فنا میں فن کار
اپنے اپنے فن کا مُظاہرہ کر رہے تھے
سُرخ، سفید، سبز، اُودے رنگ کے
بینروں پہ پیغامات درج تھے
عِیدِ عاشُور مبرُوک
عِیدِ عاشور مُبارک
میز بان نے بتایا
اِن دِنوں شہر کی ہر شاہراہ پہ
عِید کا سا سماں ہوتا ہے
راستوں، چوراہوں میں بازار سجتے ہیں
جو دِن رات کھُلے رہتے ہیں

میلے لگتے ہیں
سکولوں اور دفاتر میں
تعطیل ہوتی ہے
مَیں نے سوچا
آج یومِ عاشُور ہے
ہم غم مناتے ہیں
مجالس بپا ہوتی ہیں
تعزیے نکلتے ہیں
کربل کے شہیدوں کا
ماتم ہوتا ہے
یہ لوگ شاید
اُس عظیم قُربانی پہ
اِسلام کے
سُرخ رُو ہونے پر
خُوشی مناتے ہیں
مَیں نے نجیب سے پُوچھا،
آج کے اِس دِن کی
کیا اہمیّت ہے؟
اُس نے کہا،
آج کے دن
اسلامی سلطنت کے خلاف
عراق کے شہر کربلا سے
ایک باغی سردار حُسین نے
اپنے قبیلے کے ہمراہ

بغاوت کی
جسے ختم کر کے
اسلام کو بچا لیا گیا
مَیں نے مراکش شہر کے گرد گھومتی
کچّی دیوار کے سایے میں
ابدی نیند سونے والے
یُوسُف ابنِ تاشفین کی
قبر کی طرف
رُخ کر کے
ایک سرد آہ بھرتے ہُوئے کہا،
یُوسُف
کیا یہی تیرا ورثہ ہے؟

☆

کربلا

زمین کا وُہ حِصّہ
جِس کے تپتے ہُوئے
صحرا میں
فرات بہتی ہے
تو دجلہ کی کی لہریں بھی
اٹکھیلیاں کرتی ہیں
وادیِ موت، جِس میں
نواسۂ رسُول کو
ذبح کر دِیا گیا
اور پردہ دار بی بیوں
کے سروں سے
چادریں نوچ لی گئیں،
آج بھی ماتم کُناں ہے
اور ابد تک
ماتم کُناں رہے گا

☆

مملُوک بادشاہ

تاریخ نے ایسے
غُلاموں کے سروں پہ
سہرے سجائے
جو عیسائیت سے تائب
ہُوئے
اِسلام قبُول کیا
اُنھیں مملُوک کہا گیا
اُن مملُوک بادشاہوں میں
ہندوستان میں
قُطب الدّین ایبک
شمسُ الدّین التمش
رُکنُ الدّین فیروز
رضیہ سُلطانہ
غیاثُ الدّین بلبن

عراق میں
سلیمان ابو لیلیٰ
علی پاشا
داؤد پاشا
مصر
محمد علی پاشا

☆

سُلطان صلاحُ الدّین ایُّوبی

عراق کے تکریت شہر میں
مسلمان کُرد قبیلے کے ایک فرد
نجمُ الدّین ایُّوب کا بیٹا
صلاحُ الدّین ایُّوبی
جو دمشق سے
ایک طوفان کے مانند اُٹھا
جو فاطمی خلافت کو ختم کرتا
اور یروشلم کی سلطنت کو
زیر کرتا ایلات اور کراک سے گزر گیا
(ایلات اسرائیلی علاقہ، کراک اُردن)
شام کے شہزادے صالح اسماعیل
سے ٹکرایا اور اُسے شکست دے کر
حلب پر قبضہ کیا اور
اپنی فوجوں کا رُخ
اپنے آبائی وطن
عراق کی طرف موڑ دیا

موصل، سنجار، ماردن اور دیار بکر
پہ قبضہ کرتا حجاز سے یمن جا پہنچا
بیتُ المقدس کی تزئین
اور اپنے نام سے مِنبر بنوایا
جسے صیہونیوں نے جلا دِیا
صلاحُ الدّین آج بھی
تاریخ میں زِندہ ہے

-☆-

مقدُونیہ

بلکان کی ایک ریاست
جوکبھی سلطنتِ عثمانیہ
کاایک صُوبہ تھی
بلغاریہ
اور یُونان میں
گھری ہُوئی ہے
بوسنیااور ہرزگووینا
کے ساتھ ساتھ
مقدُونیہ میں بھی
تُرک
البانی
اور مقامی مُسلمان آباد ہیں
جومقدُونیہ کی کُل آبادی کا
تیس فی صد ہیں

-☆-

سِری لنکن مورس

اندلُس میں وارد ہونے والے
مُسلمانوں میں
بربر،عرب،اوراُن
کے ساتھ
مختلف ادوار میں
مضاربان یا عیسائی
ذمّی یا کُفار
بھی تھے
اُن کے لیے سپینش میں
جو اِصطلاح رکھی گئی وُہ
مورش ٹھہری،تاریخ میں جب
اُس دور کا ذِکر کِیا جاتا ہے تو اُسے
مورش پیریڈ کہا جاتا ہے
دُوسرے قبائل کے ساتھ ساتھ
سِری لنکن مورشوں نے بھی
اہم کِردار نبھایا

آج وُہ سری لنکا کا
تیسرا بڑا حِصّہ ہیں
اُن کی زُبان جو کبھی عربی تھی
اب عروی کہلاتی ہے
یہ وُہی مورش ہیں جو
آج سنہالی کہلواتے ہیں
اور پُرتگیزیوں نے جنھیں
ختم کرنے کی بھرپُور کوشش کی
کنڈی اور نوار اعلیہا
اُن ہی کے شہر ہیں

-☆-

جنگ القادسیہ

مُسلمان لشکر نے
سعد بن ابی وقاص
کی کمان میں
پیش قدمی کرتے ہُوئے
یازگرد کی فوج سے
قسطیفان چھین لیا
اور یازگرد کو فرار ہونے پر
مجبور کر دِیا
یہ ساسانی سِلسلے کا
آخری بادشاہ تھا
جِس کے بعد
کوئی اِسلامی لشکر کا
مُقابلہ نہ کر سکا

-☆-

بوسنیا ہرزِگووینا

۱۴۶۳عیسوی میں تُرک افواج نے
بوسنیا پہ اِسلامی پرچم لہرا دِیا
اور ۱۴۸۰عیسوی میں ہرزِگووینا بھی
اِسلامی سلطنتِ عثمانیہ
کا حِصّہ بن گیا
اُسی دور میں
البانیہ اور بوسنیا کے
عیسائیوں نے بہُت بڑی
تعداد میں اِسلام قبُول کِیا
تُرک مُسلمانوں نے
بلکانی ریاستوں پر
۱۸۷۸عیسوی تک حکُومت کی
جِس کے آثار
مساجد اور تاریخی عمارات
اور اِسلام کی صُورت
موجُود ہیں

-☆-

ابنِ اسماعیل الکُنْدی

گوفہ کے بنُو کندا میں جنم لینے ولا
عرب فلاسفر
سِتارہ شناس
ماہرِ طبیعات
ماہرِ موسیقی اور
سائنس دان
الکُنْدی
جِس کا نام مذکور علُوم کے ساتھ
زِندہ رہے گا

-☆-

محمد ابنِ الحسین الکراجی

عراق کے شہر
کرج میں جنم لینے والا
ریاضی دان
انجینئر
جِس کا عربی زُبان میں
کِیا گیا کام ناپید ہو گیا
لیکن الجبرا باقی رہ گیا
جِس سے عالم مُستفید ہو رہا ہے
اُس کی دو کِتابیں
القافی فی الحساب اور
البادی فی الحساب
زِندہ رہیں گی

☆

سسلی میں اذانیں

عبّاسیوں نے 831 عیسوی میں پالرمو
842 عیسوی میں میسینا
859 عیسوی میں اینا
878 عیسوی میں ساراکوسا
890 عیسوی میں کتانیا
اور 902 عیسوی میں تارمینا پر
اِسلامی پرچم لہرایا
اور سارے سسلی میں
اذانیں گونج اُٹھیں
لیکن مُسلمانوں کی
آپسی چپقلش کی وَجہ سے
سسلی صِرف
پچپن برس بعد
اُن سے چھن گیا

☆

سبطہ اور ملیلا

مراکش کے
دو ساحلی شہروں
سبطہ اور ملیلا پر
سپین کی
حکمرانی ہے
اِسلامی حکومت کے
اَندلس میں
خاتمے کے بعد
اِن دو بُنیادی اور
اہم مراکز پر
ہمیشہ کے لیے
قبضہ کر لیا گیا

-☆-

محمد بن موسیٰ ابوجعفر الخوارزمی

بغداد کے دارالحکمہ کا اُستاد
خوارزم (اُزبکستان) کا بیٹا
جسے الجبرا کا
باوا آدام کہا جاتا ہے
اور جس کی تعلیمات
آج بھی راہ نُما ہیں
اور دُنیا تا ابد اِن معلُومات سے
مُستفید ہوتی رہے گی

☆

حُجاج بن یُوسُف

یُوسُف الثقفی
جسے اُموی خلیفہ نے
عراق کا گورنر مُقرّر کیا
تو اُس نے اپنے نام کے ساتھ
حُجاج، حج کرنے والا کا اِضافہ کیا
اور حُجاج بن یُوسُف
کے نام سے مشہُور ہُوا
حُجاج بن یُوسُف نے
عربی زُبان میں ایک جیسی
آواز رکھنے والے الفاظ میں
تبدیلیاں کر کے ابہام ختم کیا

-☆-

بیتُ المقدس قِبلۂ اوّل

(مسجد الاقصیٰ)

قُرآن پاک سُورۃ اسریٰ میں
جِس مقام کا ذِکر فرماتا ہے
وُہ قِبلۂ اوّل مسجدِ اقصیٰ ہے
نبی اکرم ﷺ کو شبِ معراج
مکّہ سے مسجدِ اقصیٰ
پہنچانے کا تذکرہ ہے
یومِ ہجرت سے سات ماہ تک
نبی اکرم ﷺ
اپنے ساتھیوں سمیت
اِس قِبلۂ اوّل کی جانب
نماز ادا کرتے رہے
جسے عُمر بن الخطاب نے
مسجد کی شکل میں تعمیر کیا

اِس مقامِ عظیم کی تعمیر
مختلف ادوار میں جاری رہی
وقت کی شکست و ریخت سے
عباسی خلیفہ المنصور نے بچایا
المہدی نے کام جاری رکھا
فاطمی خلیفہ علی الزہیر نے
مزید تزئین و آرائش کی
اُن ادوار میں
مسجد میں توسیع بھی
ہوتی رہی
چار مینار اور سنہری گنبد
صلاحُ الدّین ایُوبی نے
تعمیر کرایا
مسجد کی تزئین و آرائش کا
کام صلاحُ الدّین ایُوبی کی موت
کے
بعد بھی جاری رہا
اُس کا مشن
سُلطان نُورُالدّین نے جاری
رکھا جو آج یہُودیوں کے
پنجۂ استبداد میں ہے

-☆-

خالد ابنِ الولید

مکّہ کے قریش خاندان سے
تعلُّق رکھنے والا
خالد ابنِ ولید
نبی اکرم ﷺ سے
سیف اللہ کا خطاب پایا
کئی غزوات میں
لڑنے والا
ناقابلِ شکست سپاہی
ایرانی بادشاہی
اور شام میں رُومی فوجوں
کو شکست سے دوچار کرنے والا
اِسلامی فوج کا کمانڈر
تاریخ میں زِندہ
لیکن اُس کے نقشِ قدم پہ
چلنے والے
گردِ راہ میں کھو گئے

-☆-

ابُو ریحان البیرُونی

خوارزم میں پیدا ہُوئے
ابن سینا کے ساتھی
عبّاسی خلیفہ ابُو نصر منصور
کے من چاہے
فلاسفی
ریاضی دان
ماہرِ طبیعات
ماہرِ علمِ نجُوم
ماہرِ حکمت
تاریخ داں
اُستاد
ابُو ریحان بیرُونی
آج بھی اپنے کارناموں
میں زِندہ ہے

-☆-

بغداد کی تباہی

عبّاسی حُکم رانوں نے
بنُو اُمیّہ سے خلافت چھین لی
عرب و عجم، خراسان
افریقا، یورپ
ایشیاے کوچک اور ہندوستان پہ
508 سال بِلا شرکتِ غیرے
حُکم رانی کی
اِس دوران منگولوں نے
مُتعدّد بار حملے کیے، لیکن
ناکام رہے
مگر ہمیشہ
سازشوں میں مصرُوف رہے
اور اپنی قُوّت اکٹھی کرتے رہے
اُدھر عبّاسی سلطنت
شکست و ریخت
کا شکار ہوتے ہوتے

بغداد تک سمٹ کر رہ گئی
منگولوں نے
موقعِ غنیمت جانا اور
اور ہلاکو خان کی کمان میں
ایک مُشترکہ
فوج تیار کی
جس میں جارجین فوج
چینی قبائل
اور منگول شاخ کے دُوسرے
قبائل کی افواج شامل تھیں
اُس فوج میں
اپنے دور کے
مانے ہُوئے ہزار ماہر افراد
جو سامانِ حرب کی تیاری
اور اِستعمال میں اپنا ثانی
نہیں رکھتے تھے، اُن کی
معاونت بھی حاصل کی
چینی افواج کا سپہ سالار
گاوکن تھا
منگولوں کے دُوسرے قبیلے
کی فوج کوکے الگے
کی کمان میں تھی
کت بوگا اور
بیجوا پنی اپنی افواج کی

کمان کر رہے تھے
ہلاکو خان کی افواج
ایک لاکھ پچاس ہزار تھیں
دُوسری جانب
مُحاصرے میں لیے ہُوئے
بغداد کی اِسلامی افواج کو
خلیفہ المعتصم
مجاہدالدّین
سلیمان شاہ
اور کرا سنکر کمان کر رہے تھے
جنگ کے بِگل بجے
اسلامی افواج جان توڑ کر لڑیں
لیکن دُشمن کی فوجی اور
افرادی قُوّت بہُت زیادہ تھی
بغداد کے گلی کُوچوں میں
ہونے والی اِس جنگ
میں
بغداد کا ہر گھر قبرستان بنا
اور ہر دیوار
خُون میں نہا گئی تھی
عورتوں کی بے حُرمتی
معصُوم بچّوں اور بُوڑھوں
کا بے دریغ قتلِ عام
لُوٹ مار

آگ اور خُون
علم کا مرکز جل رہا تھا
اور ہلاکو کی منگول افواج
کے شیطانی قہقہے
بغداد کی بے کسی کا مذاق
اُڑا رہے تھے
عبّاسی حُکم رانوں اور اُن
کے اہلِ خاندان کو
بے دردی سے قتل کیا گیا
منگولوں نے
اُس عظیم سلطنت کو
نشانِ عبرت بنا دیا
تا کہ اِس کے بعد
اُن کے سامنے کوئی ہتھیار
اُٹھانے کی ہمّت نہ کر سکے
بغداد میں اِتنے کٹے ہُوئے
سر تھے، جن سے ایک
قلعہ تعمیر ہو سکتا تھا
تاریخ کے اِس بہیمانہ
قتلِ عام پہ
آسمان چُپ تھا
اور کربلا کی زمین
بلک بلک کر رو رہی تھی۔

-☆-

اُردن کے شاہ عبداللہ کی شہادت

اُردن کے شاہ عبداللہ
اپنے کمسن پوتے حُسین کے ساتھ
بیت المقدس میں
نمازِ جُمعہ کے لیے
مسجد میں داخل ہُوئے
کہ ایک شقی القلب نے
اُنھیں قتل کر دِیا
کمسن حُسین نے
قاتل کو گولی مار دِی
جس پہ طلال بن عبداللہ
شاہ بنے
جو صحّت کی خرابی کے سبب
اپنے بڑے بیٹے حُسین کے حق میں
دستبردار ہو گئے
جو صرف سترہ برس کے تھے۔
اُردن کا ہاشمی خاندان
خانہ کعبہ کا کلید بردار تھا

-☆-

عرب اور سپین کے تاریخی مقامات

سپین میں تاریخی مقامات کو
محفوظ کر لیا گیا ہے
وزارتِ سیاحت کو
سیاحوں کی آمد سے
زرِ مبادلہ بھی حاصل ہوتا ہے
لیکن عربوں نے اُن
قدیمی بازاروں کو
جدید بستیوں سے
جُدا کر دیا،
اب ہر شہر میں
ایک مدینۂ قدیمہ ہے
جس میں اسلامی تاریخ
دفن ہے

☆

اضافہ

جبرالٹر
برطانیہ کے
زیرِ انتظام ہے
اِس مُلک کے
کرنسی نوٹ پر
ایک سمت
ملکۂ برطانیہ کی
جب کہ دوسری جانب
طارق اِبنِ زیاد کی
خیالی تصویر ہے
وُہ مجاہد اور فاتح
جو اپنوں کی بے حسی
کا شکار ہُوا
اُسے غیروں نے یاد رکھا

☆

صُورتِ حالات

سپین پہ مسلمانوں نے ۷۱۰ء سے ۱۴۹۱ء تک حکُومت کی یہ سات سو اکیاسی سالہ دور یورپ میں پیامِ سحر لایا اور یورپ سپین کے ذریعے علم، صنعت اور دُوسرے علُوم سے رُوشناس ہُوا۔ سپین کے طُول وعرض میں پھیلی ہُوئی شاہ کار عمارتیں، دریا، باغات اور مساجد آج بھی بنانے والوں کے علمِ تعمیرِ فن اور ذوق کی گواہ ہیں۔ ہزاروں سال پُرانی یہ عمارتیں آج بھی سیاحوں کی توجُہ کا مرکز ہیں اور مسلمانوں کے لیے ایک سوالیہ نشان، لیکن شاید مسلمانوں نے اپنی اِس شکست و رِیخت کے اسباب جاننے کی کبھی ضرُورت محسُوس نہیں کی، حال آں کہ تاریخ کے اِن واقعات پہ جو اِس عظیم سلطنت کی شکست و رِیخت کا سبب بنے، اِن پہ باقاعدہ تحقیق ہونی چاہیے اور اُن غلطیوں کا اِدراک ہونا چاہیے۔ تاریخ کا طالبِ علم اِس بات کو کبھی فراموش نہیں کرے گا کہ مسلمانوں کی شکست و رِیخت خُود اُن ہی کے ہاتھوں ہُوئی۔ حصُولِ اِقتدار اور خُودغرضی میں اندھے کُچھ غدّار ہر دور میں رہے جو غیروں سے مِل کر اپنوں کے خلاف سازشوں کے جال بُنتے رہے۔ اِنھی سازشوں اور محلات کی راہداریوں میں پلنے والے گھر کے بھیدیوں نے دُشمنوں کو وُہ مواقع فراہم کیے، جو باہم دست و گریباں مُسلمان ریاستوں کے خلاف مُتحد ہو کر ایسے حملہ آور ہُوئے کہ اِس عظیم سلطنت کو شکست دے کر مُسلمانوں کو سپین سے ہمیشہ کے لیے افریقا میں دھکیل دِیا۔ ہمارے قارئین ایسی تصاویر بھی دیکھیں گے جو بادی النظر میں چرچ نظر آتی ہیں، لیکن یہ وُہ تاریخی مساجد ہیں جن کے گنبد توڑ کر اُن پر صلیبیں تو بنا دی گئیں، لیکن مسجد کا اصل حُسن صاف اور واضح نظر آتا ہے۔ اِسی طرح مسجدِ قرطبہ کو بھی چرچ میں بدل دِیا گیا، لیکن مسجد اپنی اصل حالت میں موجُود ہے۔ اُس کے صحن، منبر اور دیگر حصّوں کو چھوا نہیں گیا، صرف اُس کی حیثیت بدل گئی ہے۔

-☆-

کب کیا ہُوا

۷۱۰ء تعریف ابنِ مالک اپنے ساتھیوں کے ساتھ سروے پر سپین میں داخل ہُوا۔
۷۱۱ء بربر کمانڈر طارق ابنِ زیاد اپنی فوجوں کے ساتھ سپین کے ساحل پر اُترا۔
۷۱۲ء مُوسیٰ بن نصیر مزید اٹھارہ ہزار فوجیوں کے ساتھ سپین میں داخل ہُوا۔
۷۱۳ء مُوسیٰ بن نصیر کے بیٹے عبدالعزیز نے مورسیا، غرناطہ اور ساگنٹو پر قبضہ کیا۔
۷۱۵ء جنوبی سپین کا سارا علاقہ مسلمانوں نے فتح کر لیا۔
۷۱۶ء لزبن فتح ہُوا۔
۷۱۷ء قرطبہ اندلس کا دارالخلافہ بنا۔
۷۲۰ء بارسلونا اور ناربون پہ حملہ۔
۷۲۹ء ڈیوک اوڈو آف ایکی تین کی مدد سے پہلی بغاوت کُچل دی گئی۔
۷۳۲ء باغیوں کا ساتھ دینے والے ڈیوک کو فرانسیسی شہر بوردو کے قریب شکست۔
۷۳۷ء رائن ویلی کے شہر آدگنون پہ قبضہ۔
۷۳۹ء شامی فوج کا حملہ پسپا اور کمانڈر کلثوم کا قتل۔
۷۴۰ء بربروں نے بنو اُمیّہ کے حُکم رانوں کے خلاف بغاوت کر دی اور ٹیکس ادا کرنے سے اِنکار کر دیا۔
۷۴۱ء شامی کمانڈر کلثوم کی فوج کے دس ہزار فوجی طلابہ ابنِ سلامہ کی کمان میں اندلس میں داخل ہُوئے مُسلمانوں میں خانہ جنگی شُروع ہوگئی جو چار سال تک جاری رہی۔
۷۵۵ء بنو عبّاس کے سفاح نے دمشق میں بنو اُمیّہ کی حُکومت ختم کر کے تمام اہم بنو اُمیّہ شخصیات کو قتل کر دیا، جہاں سے عبدالرحمان فرار ہو کر سپین پہنچا اور بربروں کے خلاف جنگ کا

حِصّہ بن گیا۔ اپنے اثر و رسُوخ کے باعث اپنے پانو مضبُوط کیے اور سال بعد ہی یوُسُف الفہری کو قرطبہ کے قریب شکست دی۔ اور قرطبہ کو امارت کا درجہ دے کر خُود امیرِ قرطبہ بن گیا۔

۷۶۴ء عبدالرحمان نے ہشام ابنِ اروا سے تولیڈو چھین لیا۔

۷۸۵ء قرطبہ میں چرچ کی جگہ مسجدِ قرطبہ کی تعمیر شرُوع ہُوئی، جس کی تکمیل ۹۷۶ء میں ہُوئی

۷۸۸ء عبدالرحمان کا اِنتقال، اُس کا بیٹا ہشام اوّل امیر بنا۔

۷۹۶ء الحاکم اوّل امیر بنا۔

۸۲۲ء عبدالرحمٰن دُوم امیر بنا۔

۸۸۸ء عبداللہ ابنِ محمد امیر بنا۔

۹۲۳ء پمپلونا کی مُسلمان فوجوں کے ہاتھوں تباہی۔

۹۲۹ء قرطبہ تاریخ کے سُنہری دور میں۔

۹۷۴ء ابنِ تلموس کی کمان میں اشبیلیہ کی بغاوت کُچل دی گئی۔

۹۷۶ء خلیفہ الحاکم دوم کی وفات اور المنصُور حاکم بنا۔

المنصُور اپنی وفات ۱۰۰۲ء تک یورپ کے لیے ایک قیامت بنا رہا۔ منصُور کا دور اسلامی سلطنت کی بُنیادوں کو نیا لہُو دے گیا۔

۱۰۰۸ء محمد دُوم کی امارت، بغاوت اور اگلے سال محمد کی امارت کا خاتمہ۔

۱۰۰۹ء سلیمان دُوم کی امارت۔

محمد دُوم کا فرار اور بارسلونا کے کاونٹ رامون بورل اور بربر فوجوں کے اتحاد سے سُلیمان کو شکست۔

۱۰۱۲ء بربروں نے قرطبہ پہ قبضہ کر لیا۔ سُلیمان گرفتار ہُوا اور محمد دُوم دوبارہ خلیفہ بنادِیا گیا۔

۱۰۱۵ء سبطہ کے امیر علی ابنِ حمود نے اپنی خلافت کا اعلان کِیا، قرطبہ پر حملہ سُلیمان دُوم کا قتل۔

۱۰۱۸ء علی ابنِ حمود کا قتل اور اُس کے بھائی کی تاج پوشی۔

۱۰۸۶ء المرود سِلسلے کے بانی یُوسُف ابنِ تاشفین کی کمان میں بربروں کی افواج کی سپین پر یلغار۔

بداجوز کے قریب جنگ زلاقہ جس میں الفانسو ششم کی ساٹھ ہزار سے اُوپر فوج جو یہودیوں، عیسائیوں، آراگونیوں اطالویوں اور اُن کے اتحادیوں پہ مشتمل تھی۔ اشبیلیہ، غرناطہ، مالاگا اور بداجوز کی فوجوں نے یوسُف ابنِ تاشفین کی کمان میں حصّہ لیا اور لیون کی اُس فوج کو شکست سے دوچار کیا۔

۱۰۹۰ء میں یوسُف ابنِ تاشفین نے مالاگا اور غرناطہ اپنے قبضے میں لے لیے۔

۱۰۹۱ء تاشفین (المرود) سِلسلے کے کمانڈر محمد ابنِ الحجاج نے قرطبہ اور وادیِ کبیر پہ قبضہ کیا اور اُسی سال کے آخر میں اشبیلیہ، المیریا اور اولیڈو پہ قبضہ کر لیا۔

۱۰۹۳ء المرود کے کے ابی بکر نے باداجوز اور لزبن پہ قبضہ کر لیا۔

۱۱۰۶ء یوسُف بن تاشفین کی وفات تاشفین کا بیٹا علی المورد سِلسلے کا امیر بنا۔

۱۱۴۶ء علی مستنصر کو خلافت مِلی۔ اُسی سال صلیبی افواج سے جنگ میں منصُور شہید ہو گیا اور محمد ابنِ سعد خلیفہ بنا۔

۱۱۴۷ء یورپ کی تمام عیسائی افواج ایک ساتھ مِل کر زمینی اور سمُندری راستوں سے پُرتگال کے شاہ الفانسو کی کمان میں، جس کا ساتھ سانچو رمیزے اور رامون بیرنگر دے رہے تھے، المیریا پہ حملہ آور ہُوئیں۔ المورد بحری بیڑا اُن کا پتا نہ چلا سکا اور المیریا کے ساتھ مُلحقہ علاقے مسلمانوں کے ہاتھوں سے نِکل گئے۔

اُسی سال بحری جہازوں کا ایک اور دستہ الفانسو کی مدد کو آ پہنچا اور لزبن کا محاصرہ کر لیا، مسلمانوں کا بے دریغ قتلِ عام ہُوا اور لزبن شہر کو لُوٹ لیا گیا۔ لزبن کے ساتھ ہی المادا اور پالمیلا بھی مُسلمانوں کے ہاتھوں سے نِکل گئے۔

۱۱۴۸ء ایک نئی بربر شہنشاہیت الموحّد کے نام سے سامنے آئی جسے عبد المومن ال کمی کی خلافت میں قُوّت مِلی جنھوں نے آتے ہی بداجوز اور ملحقہ علاقوں پہ قبضہ کر لیا۔

۱۱۵۷ء الموحّد کے پیروکاروں نے المرود سے غرناطہ چھین لیا۔

۱۱۵۸۔۵۹ء شاہ الفانسو کی افواج نے القصر اور بیجا مسلمانوں سے چھین لیا۔

۱۱۷۰ء الموحّد نے اپنا دارُالخلافہ اشبیلیہ منتقل کیا اور اشبیلیہ کے مشہُورِ زمانہ القصر کی تعمیر شرُوع کی۔

۱۲۰۳ء الموحد نے المرود سے مجورکا چھین لیا۔

۱۲۲۸ء بداجوز مسلمانوں کے ہاتھوں سے ہمیشہ کے لیے نکل گیا۔

۱۲۲۹ء آراگون کے شاہ کے حملے میں جزیرہ مجورکا ہمیشہ کے لیے مسلمانوں سے چھن گیا۔

۱۲۳۰ء شاہ الفانسو نے دریاے گادیانہ سے پیش قدمی کرتے ہُوئے مریڈا کے راستے کھول دیے جس سے اشبیلیہ پہ حملہ ممکن ہُوا۔

۱۲۳۲ء جزیرہ ابزا مُسلمانوں سے چھن گیا۔

۱۲۳۳ء جرز کی جنگ میں غرناطہ کو شکست کا سامنا۔

۱۲۳۶ء ملکۂ پرتگال کی فوجوں نے الگاروے پہ قبضہ کر لیا۔ اُنھی افواج نے فرڈیننڈ سوم کی کمان میں قرطبہ پہ قبضہ کیا۔ غرناطہ کے امیر محمد ابنِ ال احمر نے فرڈیننڈ سے معاہدہ کیا جس کے تحت غرناطہ کی افواج اشبیلیہ پر قبضہ کرنے میں معاونت کریں گی، جس کے بدلے غرناطہ کو آزادی دے دی جائے گی، اشبیلیہ پر قبضہ ہوگیا۔

۱۲۳۸ء جیم اوّل کی افواج نے ولنسیا پر قبضہ کر لیا۔

۱۲۴۳ء مورسیا مُسلمانوں کے ہاتھوں سے نکل گیا۔

۱۲۴۸ء شاہ الفانسو کی افواج نے سولہ ماہ کے مُحاصرے کے بعد اشبیلیہ کے طاقت ور ترین قلعے پہ قبضہ کرلیا۔

۱۲۵۰ء سے ۱۴۶۲ء تک مُسلمانوں کے ہاتھوں سے ایک ایک کر کے ساری امارتیں چھن گئیں۔

مراکش کے ساحل پر آباد سبطہ شاہ الفانسو کے قبضے میں اور جبلُ الطّارق کاستیلا کی افواج کے قبضے میں چلا گیا۔

مُسلمانوں کی سات سو اکیاسی سالہ تاریخ میں اُتار چڑھاو صِرف اُسی وقت آئے، جب وُہ آپس میں دست و گریباں ہُوئے۔ پُورا سپین چھوٹی چھوٹی اسلامی امارتوں میں بٹا ہُوا تھا اور ایک دُوسرے پر حملے اور چھینا جھپٹی میں مصرُوف تھے۔ جس وقت سارے یورپ کی عیسائی مملکتوں نے اِسی ناچاقی سے فائدہ اُٹھاتے ہُوئے اپنی ساری قُوّت شاہ الفانسو اور شہزادی کاستیلا کے سپُرد کی اور مسلمانوں ہی کو ایک دُوسرے کے خلاف اِستعمال کر کے تاریخی کامیابیاں حاصل کیں۔

حواشی

ابنِ عبدالحاکم	تاریخِ سپین کتابُ الفتُوح، مصر، مغرب واندلس
ایڈورڈ گبن	رومن سلطنت کے عُروج و زوال کی داستاں
الجزائری	مُسلم ثقافت
بوسونگ جارج	جرمنی زُبان میں اندلس کا نام
کوہن مارک	چاند اور صلیب کے نیچے
کولن روجر	سپین کے عرب فاتح
جیوسی سلمٰی خدرا	مسلم سپین کا ورثہ
لا فنتے الکانترا	اجبر مجموعہ رُسوم جس کا جدید زُبانوں میں ترجمہ کیا گیا ہے
عمار راگے	یورپ کی اِسلامی تاریخ
دستاویزی فلم	روشنیوں کے شہر مسلم سپین کا عُروج وزوال
روتھ نارمن	یہُودی، عیسائی اور مسلمان سپین میں
البلادھوری	کتاب فتح البلادان انگریزی ترجمہ فلپ ہٹی دِی اوریجِن آف دِی اِسلامک سٹیٹ
اے۔ بن عبّاس	کلچر اور شناخت الجیریا یُونی ورسٹی آف ریون
ڈیود لیورنگ لیوس	اسلام اینڈ دِی میکنگ آف یورپ
تاریخِ طبری	ترجمہ مارٹن ہنڈو و لیوم ۲۳
اولیویا ریمی	مسلم اینڈ جیوئش سورسز فلاڈلفیا یُونی ورسٹی
ابنِ ادھاری	البیان المغرب فی اخبار الاندلس ۲ و ولیوم
روبرٹ ون شوا نگ	حوالہ ابنِ عبدالحکم الاندلس صفحہ ۱۲۷۔۱۷۹
آئی وِس مودیران	افریقیہ ایٹ لیس عرب فرنچ کلچر اور شناخت
جیمز ٹراگر	دِی پیپلز کرونولوجی نیویارک
سایمن بارٹن	تاریخ سپین

انور جی گنجی	مسلم سپین منے ایپلس یُونی ورسٹی ۴۳۳-۴۹
برنارڈ ایف رائلی	کیمبرج یُونی ورسٹی پریس
فلیچر رچرڈ	مورش سپین یونیورسٹی آف کیلی فورنیا
ابنِ حزم	اندُلس، مراکش، شام
ابنِ حیان	اندُلس، مصر و شام
بہاءُالدین ابنِ شداد	مغرب، اندُلس، شام و مصر
القلابی	اندُلس، مراکش
ابنِ خلدون	کِتاب العبار
ابنِ خلدون	مقدمہ
الاندُلس	آکسفورڈ ڈِکشنری آف اسلام
ڈوزی رائن ہارٹ	سپین میں عرب آکسفورڈ یُونی ورسٹی پریس
تھامس ایف گلک	مسلم اینڈ کرسچن سپین اِن مڈل ایج
جایوسی	دِی لیگیسی آف مسلم سپین
لیوس بر بارڈ	دِی جیوز آف اِسلام
رچرڈ گوتھ ہائل	جیوش انسائیکلو پیڈیا غرناطہ
اسلامک ورلڈ	انسائیکلو پیڈیا برطانیہ
ہف توبی	سائنس کا عُرُوج، اسلام اور غرب
ڈیانہ بولنگر	سائنس، ریاضی اور عُلوم میں اِسلام کا حِصّہ
خالد الحدیدی	مسلم سکالرز کا رول
پال ویلی	مسلمانوں نے دُنیا کو کیسے بدلا
ڈاکٹر قاسم اجرام	اِسلامی سائنس کے مُعجزے
ایڈورڈ گرانٹ	مڈل ایج میں ماڈرن سائنس کی بُنیاد
رباب سعود	مغربی موسیقی میں عربوں کا حِصّہ
الفانسو اسپرانزا	اِسلامی مُعاشرہ ایک یہُودی کی نظر میں

-☆-

مراکش کے مشہور شہر

- ☆ تنگیر
- ☆ رباط
- ☆ کاسابلانکا
- ☆ میکنس
- ☆ خمیست
- ☆ فض
- ☆ اگادیر
- ☆ الصویرا
- ☆ العیون

-☆-

سپین اور پُرتگال میں اِسلامی تاریخی شہروں کے نام

جبل الطارق	جبرالٹر	فاشبیلیہ	سویلا
غرناطہ	گریناڈا	قرطبہ	کردوبا
اولاولید	اولادوید	مالاگا	مالاگا
سبطہ	سِوتا	جزیرہ الخضرا	الکسارس
تولیدو	تولیدو	الغرب	الگاروے
علی کانٹے	علی کانٹے	مجورکا	مجورکا
ابزا	ابزا	ملورکا	ملورکا
برشلونا	بارسلونا	گرونہ	گرونہ
لیون	لیون	مدینہ سیدونا	مدینہ سیدونا
لزبن	لزبن	البوفیرا	البوفیرا
فارو	فارو	جیریز	جیریز
میریدا	میریدا		

نام ور مؤرّخین جنھوں نے اِسلامی تاریخ مرتّب کی

ارواع ابنِ زبیر	۷۱۲عیسوی
ابنِ شہاب الزہری	۷۴۲عیسوی
ابنِ اسحاق	۷۶۸عیسوی
امام مالک	۷۹۶عیسوی
الوقیدی	۷۴۵_۸۲۲عیسوی
علی ابنِ المدنی	۷۷۷عیسوی
ابنِ ہشام	۸۳۴عیسوی
نون المصری	۸۵۹عیسوی
محمد البخاری	۸۱۰ عیسوی، صحیح بخاری
مسلم بن الحاج	۸۷۵ عیسوی، صحیح مسلم
ابنِ مسجاح	۸۸۶عیسوی
ابُو داود	۸۸۸عیسوی
الترمذی	۸۹۲ عیسوی، الترمذی
ابُوالحسن علی مسعودی	۸۹۶عیسوی
ابنِ واشیہ	۹۰۴عیسوی
النسائی	۹۱۵عیسوی
محمد بن جرید طبری	۸۳۸عیسوی
حکیم نیشاپوری	۱۰۱۴عیسوی

-☆-

شہباز نظر ارشاد قمر

(جناب ارشاد قمر کے حُسنِ تغزّل کی نذر چند اشعار)

خورشیدِ اَدَب ، دارائے سُخن ، شہباز نظر ، ارشاد قمر
الفاظ و معانی کا اِک بے پایاں ساگر ، ارشاد قمر
رہوارِ غزل کی راسیں ہیں، اب اِس فن کار کے ہاتھوں میں
فن کی پیچیدہ راہوں پر ، سرگرم سفر ، ارشاد قمر
پُورب ، پچھم ، اُتر ، دکھن ، روشن روشن ، قریہ قریہ
اُبھرا یُوں فرازِ شعر سے بس ، بن کر خاور ، ارشاد قمر
الفاظ و معانی کا تیشہ بر دوش چلا فرہادِ سُخن
ہے جُوئے غزل پیچھے پیچھے ، جِس کے لب پر ، ارشاد قمر
کیا تاب کہ کاظم بند کرے ، کوزے میں ایک سمُندر کو
گنجینۂ شعر و سُخن کا اِک نایاب گُہر ، ارشاد قمر

-☆-

امان اللہ کاظم
لیّہ